http://www.alhudaa.com

جمعية إحياء التراث الإسلامی
لجنة القارة الهندية

حج و عمرہ

فضیلت‘ احکام اور آداب

ترتیب: حافظ محمد اسحاق زاهد
مرکز دعوة الجاليات . جليب الشيوخ
ٹیلیفون: 4345078

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کی فرضیت

حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے‘ اور ہر ایسے مرد وعورت پر فرض ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو‘ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً﴾ یعنی حجِ بیت اللہ ان لوگوں پر اللہ کا حق ہے جو اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتے ہوں‘ اور جب رسول اللہ ﷺ سے استطاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: (الزاد والراحلة) یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس زادِ راہ اور سواری موجود ہو. (یا سواری کا کرایہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو). [ابن ماجہ صححہ الألبانی]

اور اگر کوئی شخص مالی طاقت تو رکھتا ہو لیکن جسمانی طور پر سفرِ حج کے قابل نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانب سے کسی ایسے شخص کو حج کرائے جو پہلے اپنی طرف سے فریضۂ حج ادا کر چکا ہو.

اور جب حج کرنے کی قدرت موجود ہو‘ تو فورا کر لینا چاہیئے‘ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”جس شخص کا حج کرنے کا ارادہ ہو تو وہ جلدی حج کر لے‘ کیونکہ ہو سکتا ہو کہ وہ بیمار پڑ جائے یا اس کی کوئی چیز گم ہو جائے یا اسے کوئی ضرورت پیش آ جائے“ [احمد وابن ماجہ] اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو بھیج کر یہ معلوم کروں کہ کس کے پاس مال موجود ہے اور وہ حج پر نہیں گیا تو اس پر جزیہ لگا دیا جائے.

حج کی فضیلت

حج ایک عظیم عبادت ہے اور اس کی فضیلت میں متعدد احادیثِ رسول ﷺ موجود ہیں، بعض کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

❶ ”حجِ مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے“ [متفق علیہ] اور حجِ مبرور سے مراد وہ حج ہے جس میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو‘ اور اس کی نشانی یہ ہے کہ حج کے بعد حاجی نیکی کے کام زیادہ کرنے لگ جائے اور دوبارہ گناہوں کی طرف نہ لوٹے.

❷ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ: ”حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے“ [مسلم].

❸ ”حج اور عمرہ ہمیشہ کرتے رہا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے“ [الطبرانی

الدار قطنی] .

❷ ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا' حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا یہ سب اللہ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ نے انھیں بلایا تو یہ چلے آئے' اور اب یہ اللہ سے جو کچھ مانگیں گے وہ انھیں عطا کرے گا'' [ابن ماجہ. ابن حبان].

سفرِ حج وعمرہ سے پہلے چند آداب

① عازمِ حج وعمرہ پر لازم ہے کہ وہ حج وعمرہ کے ذریعے صرف اللہ کی رضا اور اس کا تقرب حاصل کرنے کی نیت کرے، کیونکہ ہر عملِ صالح کی قبولیت کیلئے اخلاص شرط ہے، فرمان الٰہی ہے: ﴿وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوْا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوْا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾[البينة: ۵]

ترجمہ: ''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کیلئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے، یکسو ہوکر، اور نماز قائم کریں، اور زکاۃ دیتے رہیں، اور یہی نہایت درست دین ہے''.

② وہ حج وعمرہ کے اخراجات رزقِ حلال سے کرے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ (يا أيها الناس ! إن الله طيّب ولا يقبل إلا طيّبا) ''اے لوگو! اللہ تعالی پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول کرتا ہے''...... [مسلم]

③ تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلے اور اگر اس پر لوگوں کا کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہے تو اسے ادا کردے' اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالی سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرے' اور اگر وہ کچھ حقوق ادا نہیں کرسکا تو انھیں ان کے متعلق آگاہ کردے

④ قرآن وسنت کی روشنی میں حج وعمرہ کے احکامات کو سیکھ لے' اور سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرے ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا:

(لتأخذوا منا سككم ، فإني لا أدري لعلي لا أحج بعد حجتي هذه)

ترجمہ: ''تم حج کے احکام سیکھ لو، کیونکہ مجھے معلوم نہیں، شاید میں اس حج کے بعد دوسرا حج نہ کرسکوں''. [مسلم]

لہذا جس طرح باقی تمام عبادات کیلئے رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ سے مطابقت ضروری ہے، اسی طرح حج کے احکام بھی آپ ﷺ کی سنت کے مطابق ہی ادا ہونے چاہئیں.

⑤ عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے محرم یا خاوند کے ساتھ ہی سفرِ حج کرے اور اکیلی روانہ نہ ہو. ارشادِ نبوی ہے:

(لا يحل لإمرأة أن تسافر ثلاثا إلا ومعها ذو محرم منها)

ترجمہ: ''کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ تین دن کی مسافت کا سفر اپنے محرم کے بغیر کرے''. [بخاری، مسلم]

دورانِ سفر اور دورانِ حج وعمرہ چند ضروری آداب

① احرام کی نیت کرنے کے بعد زبان کی خصوصی طور پر حفاظت کریں اور فضول گفتگو سے پرہیز کریں' اپنے ساتھیوں کو ایذاء نہ دیں اور ان سے برادرانہ سلوک رکھیں' اور اپنے تمام فارغ اوقات اللہ تعالی کی اطاعت میں گذاریں کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جس نے حج کیا اور اس دوران بے ہودگی اور اللہ کی نافرمانی سے بچا رہا وہ اس طرح واپس لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا''.

[بخاری، مسلم]

② حجاج کے رش میں خصوصا حالتِ طواف وسعی میں اور کنکریاں مارتے ہوئے کوشش کریں کہ کسی کو آپ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے' اور اگر آپ کو کسی سے تکلیف پہنچتی

ہے تو اسے درگذر کردیں اور جھگڑا نہ کریں .اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿اَلْـحَـجُّ أَشْهُـرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ فِيْ الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوىٰ وَاتَّقُوْنِ يا أُوْلِي الْأَلْبَابِ﴾[البقرة:۱۹۷]

ترجمہ:’’حج کے مہینے مقرر ہیں،اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے ، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے،تم جو نیکی کروگے اس سے اللہ تعالی باخبر ہے،اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو،اور سب سے بہتر توشہ اللہ تعالی کا ڈر ہے،لہذا اے عقلمندو!تم مجھ سے ڈرتے رہا کرو‘‘.

③ باجماعت نماز پڑھنے کی پابندی کریں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی سستی نہ برتیں.

④ خواتین غیر محرم مردوں کے سامنے دوپٹے یا چادر وغیرہ سے پردہ کریں،اور بے پردگی سے اجتناب کریں .

اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿يٰا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنىٰ أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلاَ يُؤْذَيْنَ﴾[الأحزاب:۵۹]

ترجمہ:’’اے نبی!اپنی بیویوں سے،اور اپنی بیٹیوں سے،اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں،اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی،پھر انھیں ستایا نہیں جائے گا‘‘.

حج تمتع کے احکام اختصار کے ساتھ

عمرہ :احرام.تلبیہ.طواف.سعی. بالوں کو منڈوانا یا کٹوانا.

حج: ۸/ذوالحج: احرامِ حج.تلبیہ.منی میں نو ذوالحج کی صبح تک قیام

۹/ذوالحج: وقوفِ عرفات .دس کی رات کو مزدلفہ میں قیام

۱۰/ذوالحج:بڑے جمرۃ کو کنکریاں مارنا.قربانی کرنا.سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا.طواف افاضہ وسعی.گیارہ کی رات کو منی میں قیام

۱۱اور۱۲/ذوالحج[جس نے جلدی کی]اور۱۳/ذوالحج[جس نے تاخیر کی]:تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا.منی میں قیام.مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل طواف وداع .

عمرہ کے تفصیلی احکام

❶ احرام:

① احرام حج وعمرہ کا پہلا رکن ہے‘اور اس سے مراد ہے احرام کا لباس پہن کر تلبیہ کہتے ہوئے مناسکِ حج وعمرہ کو شروع کرنے کی نیت کرلینا ‘اور ایسا کرنے سے اس پر چند امور کی پابندی کرنا لازمی ہو جاتا ہے‘ عمرے کا احرام میقات سے شروع ہوتا ہے‘ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ لباسِ احرام پہلے پہن لیا جائے اور نیت میقات سے کی جائے‘ میقات سے احرام باندھے بغیر گذرنا حرام ہے‘ اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اسے میقات کو واپس آنا یا مکہ جا کر دم دینا پڑتا ہے.

② احرام باندھتے وقت غسل کرنا‘ صفائی کے امور کا خیال کرنا اور بدن پر خوشبو لگانا سنت ہے.

③ مرد دو سفید اور صاف ستھری چادروں میں احرام باندھیں گے جبکہ خواتین اپنے عام لباس میں ہی احرام کی نیت کریں گی‘ البتہ نقاب نہیں باندھیں گی اور دستانے نہیں پہنیں گی‘ اگر میقات پر عورت مخصوص ایام میں ہے تو تب بھی وہ غسل کر کے احرام کی نیت کرلے گی.

④ احرام کی نیت ان الفاظ سے ہوگی:(لَبَّيْكَ اللّٰهُـمَّ عُـمْرَةً)اور اگر راستے میں کسی رکاوٹ کے پیش آنے کا خطرہ ہو تو اسے یہ الفاظ بھی پڑھنے چاہییں:(اَللّٰهُـمَّ إِنْ حَبَسَنِـي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي) پھر تلبیہ پڑھنا شروع کردیں اور طواف شروع کرنے تک اسے پڑھتے رہیں‘ تلبیہ یہ ہے:(

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ)

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں' نعمتیں اور بادشاہت تیرے لئے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں''.

⑤ مردوں کیلئے مستحب ہے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں' کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کا حکم دیا تھا' اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان جب تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں پتھر اور درخت بھی تلبیہ پڑھتے ہیں. [البیہقی اور ابن خزیمۃ].

⑥ احرام باندھ لینے کے بعد کئی لوگ فوٹو کھنچواتے ہیں' اور عورتیں پردہ اتار دیتی ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور کچھ لوگ میقات سے ہی اپنا دایاں کندھا ننگا کر لیتے ہیں حالانکہ ایسا صرف طوافِ قدوم میں کرنا چاہیے.

⑦ احرام کی نیت کرنے کے بعد کچھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو کہ یہ ہیں: جسم کے کسی حصے سے بال اکھیڑنا یا کٹوانا' ناخن کاٹنا' خوشبو استعمال کرنا' بیوی سے صحبت یا بوس وکنار کرنا' دستانے پہننا' اور شکار کرنا، مرد پر سلا ہوا کپڑا پہننا اور سر کو ڈھانپنا حرام ہو جاتا ہے اور عورت پر نقاب باندھنا ممنوع ہو جاتا ہے البتہ وہ غیر محرم مردوں کے سامنے چہرے کا پردہ کرنے کی پابند ہوگی خواہ کپڑا اس کے چہرے کو بھی لگ جائے' کیونکہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور صحابیات رضی اللہ عنہن اسی طرح کرتی تھیں. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ (کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول الله ﷺ محرمات ، فإذا حاذوا بنا سدلت إحدانا جلبابها من رأسها علی وجهها ، فإذا جاوزونا کشفناه)

یعنی ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالتِ احرام میں تھیں، جب لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر عورت اپنی چادر سر سے چہرے پر لٹکا لیتی، اور جب وہ آگے چلے جاتے تو ہم اپنے چہروں سے پردہ ہٹا لیتیں''. [ابوداؤد]

⑧ حالتِ احرام میں غسل کرنا' سر میں خارش کرنا' چھتری کے ذریعے سایہ کرنا اور بیلٹ باندھنا جائز ہے.

❷ طواف:

① مسجد حرام میں پہنچ کر تلبیہ بند کر دیں' پھر حجر اسود کے سامنے آئیں' اپنا دایاں کندھا ننگا کر لیں' اگر بآسانی حجر اسود کو بوسہ دے سکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ ہاتھ لگا کر اسے چوم لیں' اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کی طرف اشارہ کر کے زبان سے ''بسم اللہ، اللہ اکبر'' کہیں اور طواف شروع کر دیں' رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: ''اے عمر! تم طاقتور ہو، لہٰذا کمزور کو ایذا نہ دو' اور جب حجر اسود کا استلام کرنا چاہو تو دیکھ لو' اگر بآسانی کر سکو تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے سامنے آ کر تکبیر کہہ لو''. [مسند احمد]

② پہلے تین چکروں میں کندھے ہلاتے ہوئے' چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ' تیز تیز چلیں' اگر رش ہو تو صرف کندھوں کو ہلانا کافی ہوگا' یہ حکم عورتوں اور ان کے ساتھ جانے والے مردوں کیلئے نہیں ہے.

③ دورانِ طواف ذکر' دعا اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہیں' ہر چکر کی کوئی خاص دعا نہیں ہے' البتہ رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان (رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار) کا پڑھنا مسنون ہے' اگر چاہیں تو باب ملتزم سے چمٹ کر بھی دعا کر سکتے ہیں' ذکر اور دعا میں آواز بلند کرنا درست نہیں ہے.

④ رکنِ یمانی کو ہاتھ لگا سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ بغیر اشارہ کرنے اور بوسہ دینے کے وہاں سے گذر جائیں.

⑤ سات چکر مکمل کر کے مقامِ ابراہیم کے پیچھے اگر جگہ مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ مسجد حرام کے کسی حصے میں دو رکعات ادا کریں' پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد

"الکافرون" اور دوسری میں "الاخلاص" پڑھیں، پھر زمزم کا پانی پییں اور اپنے سر پر بہائیں اس کے بعد اگر ہو سکے تو حجر اسود کا استلام کریں ورنہ سیدھے صفا کی طرف چلے جائیں.

❸ سعی :

صفا کے قریب جا کر﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ پڑھیں' پھر صفا پہ چڑھ جائیں اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھیں: (لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْکَ لَهُ ' لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ ' يُحْيِي وَيُمِيْتُ ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْکَ لَهُ ' أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ)

پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں' تین مرتبہ اسی طرح کر کے مروہ کی طرف روانہ ہو جائیں' راستے میں دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑیں' البتہ عورتیں اور ان کے ساتھ جانے والے مرد نہیں دوڑیں گے' پھر عام رفتار میں چلتے ہوئے مروہ پر پہنچیں' یہاں پہنچ کر ایک چکر پورا ہو جائے گا' اب یہاں بھی وہی کریں جو آپ نے صفا پر کیا تھا' پھر واپس صفا کی طرف آئیں' راستے میں دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑیں' صفا پہ پہنچ کر دوسرا چکر مکمل ہو جائے گا' پھر اسی طرح سات چکر پورے کریں آخری چکر مروہ پر پورا ہوگا' دورانِ سعی ذکر' دعا اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہیں.

❹ سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا :

صفا اور مروہ کے درمیان سعی مکمل کر کے سر منڈوالیں یا پورے سر کے بال چھوٹے کروالیں' عورت اپنی ہر چوٹی سے ایک پورے کے برابر بال کٹوائے. اس طرح آپ کا عمرہ مکمل ہو جائے گا' اب آپ احرام کھول دیں' اور احرام کی وجہ سے جو پابندیاں لگی تھیں وہ ختم ہو جائیں گی.

عمرہ کے بعد آٹھ ذو الحج تک --؟

① بعض لوگ عمرے سے فارغ ہو کر مختلف مساجد اور پہاڑوں کی زیارت کیلئے ثواب کی نیت سے جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا محض ضیاعِ وقت ہے' اسی طرح مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا سے احرام باندھ کر بار بار عمرے کرنا بھی ثابت نہیں ہے.

② مسجد حرام میں نماز با جماعت پڑھنے کی پابندی کریں اور اس کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ اس میں ایک نماز ایک لاکھ نماز سے افضل ہے.

③ خانہ کعبہ کا نفلی طواف کرتے رہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (من طاف بالبيت وصلى ركعتين كان كعتق رقبة)

ترجمہ: "جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی، اس کیلئے ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ہے".

[ابن ماجہ ۔ وصححه الألباني]

اور ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ما رفع رجل قدما ولا وضعها إلا كتب له عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات)

ترجمہ: "(دورانِ طواف) ہر ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں". [احمد. صحيح الترغيب والترهيب للألباني: ۱۱۳۹]

حج کے تفصیلی احکام

۸/ ذو الحج [يوم التروية]

مکہ مکرمہ میں جہاں آپ رہائش پذیر ہیں' وہیں سے حج کا احرام باندھ لیں' احرامِ حج کا طریقہ بھی وہی ہے جو احرامِ عمرہ کا ہے' لہذا صفائی اور غسل کر کے اور بدن پر

خوشبو لگا کر احرام کا لباس پہن لیں، پھر (لَبَّيْکَ اللّٰهُمَّ حَجًّا) کہتے ہوئے حج کی نیت کرلیں اور تلبیہ شروع کردیں، اور دس ذوالحج کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پڑھتے رہیں، احرام باندھ کر ظہر سے پہلے منی کی طرف روانہ ہوجائیں، جہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو ذوالحج کی فجر کی نمازیں پڑھنا ہونگی اور رات کو وہیں قیام کرنا ہوگا.

۹/ ذو الحج [یومِ عرفہ]

یومِ عرفہ انتہائی عظیم دن ہے، اس دن عرفات کا وقوف حج کا سب سے اہم رکن ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے وقوفِ عرفہ کو حج قرار دیا. [ترمذی، ابن ماجہ - وصحہ الألبانی]

① طلوعِ شمس کے بعد تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہوجائیں، اور اس بات کا یقین کرلیں کہ آپ حدودِ عرفہ کے اندر ہیں، زوالِ شمس کے بعد اگر ہو سکے تو امام کا خطبۂ حج سنیں اور اس کے ساتھ ظہر وعصر کی نمازیں جمع وقصر کرکے پڑھیں، اگر ایسا نہ ہوسکے تو اپنے خیمہ میں ہی دونوں نمازیں جمع وقصر کرتے ہوئے باجماعت ادا کرلیں.

② پھر غروبِ شمس تک ذکر، دعا، تلبیہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہیں اور یہ دعا بار بار پڑھیں: (لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ) .اللہ تعالی کے سامنے عاجزی وانکساری ظاہر کریں، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کریں اور ہاتھ اٹھا کر دنیا وآخرت میں خیر وبھلائی کی دعا کریں، اس دن اللہ تعالی سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اہلِ عرفات پر فخر کرتا ہے.

③ وقوفِ عرفہ کا وقت زوالِ شمس سے لے کر دسویں کی رات کو طلوعِ فجر تک رہتا ہے، اس دوران حاجی اگر ایک گھڑی کیلئے بھی عرفات میں چلا جائے تو حج کا یہ رکن پورا ہوجاتا ہے، تاہم غروب آفتاب تک وہیں ٹھہرنا واجب ہے .

④ غروبِ شمس کے بعد عرفات سے انتہائی سکون کے ساتھ مزدلفہ کو روانہ ہوجائیں، جہاں سب سے پہلے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع وقصر کرکے باجماعت پڑھیں، پھر اپنی ضرورتیں پوری کرکے سو جائیں.

⑤ عورتوں اور ان کے ساتھ جانے والے مردوں اور بچوں کیلئے اور اسی طرح کمزوروں کیلئے جائز ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منی کو چلے جائیں.

۱۰/ ذو الحج [یومِ عید]

① فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں، پھر صبح کی روشنی پھیلنے تک قبلہ رخ ہوکر ذکر، دعا اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہیں .

② بڑے جمرۃ کو کنکریاں مارنے کیلئے مزدلفہ سے ہی موٹے چنے کے برابر کنکریاں اٹھالیں، ایامِ تشریق میں کنکریاں مارنے کیلئے مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانا ضروری نہیں.

③ پھر طلوعِ شمس سے پہلے منی کو روانہ ہوجائیں، راستے میں وادئ محسر کو عبور کرتے ہوئے تیز تیز چلیں.

④ منی میں پہنچ کر سب سے پہلے بڑے جمرۃ کو، جو کہ مکہ مکرمہ کی طرف ہے، سات کنکریاں ایک ایک کرکے ماریں، اور ہر کنکری کے ساتھ "اللہ اکبر" کہیں، کنکریاں مارنے کے بعد تلبیہ پڑھنا بند کردیں، کمزور یا بیمار مرد، بچے اور اسی طرح خواتین کنکریاں مارنے کیلئے کسی دوسرے شخص کو وکیل بنا سکتے ہیں.

⑤ پھر قربانی کا جانور ذبح کریں جو کہ بے عیب ہو اور مطلوبہ عمر کے مطابق ہو، قربانی کا گوشت اپنے لئے بھی لے آئیں اور فقراء میں بھی تقسیم کریں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کسی معتمد شرکہ میں پیسے جمع کروادیں، جو آپ کی طرف سے قربانی کرنے کا پابند ہوگا، اور اگر آپ بامرِ مجبوری قربانی نہیں کرسکتے تو آپ کو دس روزے رکھنا ہونگے، تین ایامِ حج میں اور سات وطن لوٹ کر.

⑥ پھر سر کے بال منڈوا دیں یا پورے سر کے بال چھوٹے کروا دیں، منڈوانا افضل ہے' خواتین اپنی ہر چوٹی سے ایک پورے کے برابر بال کٹوائیں. اس کے ساتھ ہی آپ حلال ہو جائیں گے' جو کام بسببِ احرام ممنوع تھے وہ سب حلال ہو جائیں گے سوائے ازدواجی تعلقات کے جو کہ طواف افاضہ کے بعد ہی جائز ہونگے. لہذا آپ صفائی اور غسل وغیرہ کر کے اپنا عام لباس پہن لیں اور طوافِ افاضہ کیلئے خانہ کعبہ چلے جائیں.

⑦ طواف افاضہ حج کا رکن ہے' اگر کسی وجہ سے آپ دس ذوالحج کو طواف افاضہ نہیں کر سکے تو اسے بعد میں بھی کر سکتے ہیں' اور اگر خواتین مخصوص ایام میں ہوں تو وہ طہارت کے بعد طواف کریں گی' اگر وہ ایامِ تشریق کی کنکریاں مارنے کے بعد پاک ہوتی ہیں تو طواف افاضہ کرتے ہوئے طواف وداع کی نیت بھی کر لیں تو کوئی حرج نہیں' اور اگر وہ قافلے کی روانگی تک پاک نہیں ہوتیں اور قافلہ والے بھی ان کا انتظار نہیں کر سکتے تو وہ غسل کر کے لنگوٹ کس لیں اور طواف کر لیں، اس صورت میں ان پر کوئی فدیہ واجب نہیں ہوگا.

⑧ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کریں' پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں اور منی کو واپس چلے جائیں جہاں گیارہ کی رات گذارنا واجب ہے.

⑨ دس ذوالحج کے چار کام [کنکریاں مارنا' قربانی کرنا' حلق یا تقصیر' طواف وسعی] جس ترتیب سے ذکر کیے گئے ہیں انھیں اسی ترتیب کے ساتھ کرنا مسنون ہے' تاہم ان میں تقدیم وتاخیر بھی جائز ہے.

ایامِ تشریق

① ۱۱ اور ۱۲ ذوالحج کی راتیں منی میں گذارنا واجب ہے' اور اگر چاہیں تو ۱۳ تک بھی منی میں رہ سکتے ہیں اور یہ افضل ہے، ان ایام میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ہوتا ہے' اس کا وقت زوالِ شمس سے لیکر آدھی رات تک ہوتا ہے.

② سب سے پہلے چھوٹے جمرۃ کو سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں' ہر کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہیں' پھر اسی طرح درمیانے جمرۃ کو کنکریاں ماریں' اگر آپ کو کسی دوسرے کی طرف سے بھی کنکریاں مارنی ہوں تو پہلے اپنی کنکریاں مار کر پھر اس کی کنکریاں ماریں' چھوٹے اور درمیانے جمرۃ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا مسنون ہے.

③ پھر بڑے جمرۃ کو بھی اسی طرح کنکریاں ماریں ' اس کے بعد دعا کرنا مسنون نہیں.

④ کنکریاں مارتے ہوئے اگر قبلہ بائیں طرف اور منی دائیں طرف ہو تو زیادہ بہتر ہے' لازم نہیں.

⑤ تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے کنکریاں منی میں کسی بھی جگہ سے اٹھا سکتے ہیں.

⑥ جمرات کا نشانہ لیکر کنکریاں ماریں' صرف گول دائرے میں کنکریاں پھینک دینا کافی نہیں ہے.

⑦ جمرات کو شیطان تصور کر کے انھیں گالیاں دینا یا جوتے رسید کرنا جہالت ہے.

⑧ ایامِ تشریق کے فارغ اوقات اللہ تعالی کی اطاعت میں گذاریں اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کریں' اور باجماعت نمازوں کی پابندی کریں.

⑨ اگر آپ ۱۲ ذوالحج کو ہی منی سے روانہ ہونا چاہتے ہیں تو غروبِ شمس سے پہلے پہلے کنکریاں مار کر منی کی حدود سے نکل جائیں ورنہ ۱۳ کی رات بھی وہیں گذارنا ہوگی اور پھر تیرہ کو کنکریاں مار کر ہی آپ منی سے نکل سکیں گے.

طواف الوداع

مکہ مکرمہ سے روانگی سے پہلے طواف الوداع کرنا واجب ہے' اگر خواتین مخصوص ایام میں ہوں تو ان پر طواف وداع واجب نہیں' ۱۲ یا ۱۳ ذوالحج کو کنکریاں مارنے سے

پہلے طواف وداع کرنا درست نہیں ہے.

آدابِ زیارتِ مسجد نبوی

① مکہ مکرمہ میں حج مکمل ہوجاتا ہے؛ البتہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب حاصل کرنے کی نیت کرکے مدینہ طیبہ کا سفر کرنا مستحب ہے۔

② مسجد نبوی میں پہنچ کر تحیۃ المسجد پڑھیں، بہتر ہے کہ روضۃ من ریاض الجنۃ میں جاکر پڑھیں کیونکہ وہ جنت کا ٹکڑا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے سامنے آئیں، درود وسلام پڑھیں اور بہتر ہے کہ درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، پڑھا جائے، پھر آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں، اور اگر دعا کرنا چاہیں تو قبلہ رخ ہوکر کریں.

③ روضہ مبارکہ پر بنیتِ تبرک ہاتھ پھیرنا یا اس کا طواف کرنا قطعاً درست نہیں ہے.

④ مردوں کیلئے مستحب ہے کہ وہ جنت البقیع میں مدفون حضرات اور اسی طرح شہداء احد رضی اللہ عنہم کی قبروں پہ جاکر انھیں سلام کہیں اور قبلہ رخ ہوکر ان کیلئے دعا کریں.

⑤ مساجدِ مدینہ طیبہ میں سے مسجد نبوی کے علاوہ صرف مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت ہے، کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں جایا کرتے، اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

(من تطهر في بيته ثم أتى مسجد قباء فصلى فيه صلاة كان له كأجر عمرة)

ترجمہ: ''جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آیا، اور اس میں نماز پڑھی، تو اسے عمرہ کا ثواب ملے گا''.

[ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان]

باقی مساجد میں نماز پڑھنے کی کوئی خاص فضیلت نہیں ہے، اس لئے ان کا قصد کرنا درست نہیں ہے.

حج میں ہونے والی عام غلطیاں

حج ایک عبادت ہے اور ہر عبادت کی قبولیت دو شرطوں کے ساتھ ہوتی ہے: اخلاصِ نیت اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے موافقت، اس تمنا کے پیشِ نظر کہ حجاج کرام کو حج مبرور نصیب ہو اور وہ گناہوں سے پاک ہوکر اپنے وطنوں کو واپس لوٹیں، ذیل میں حجاج کی عمومی غلطیاں درج کی جارہی ہیں تاکہ حتی الوسع ان سے پرہیز کیا جائے:

بغیر احرام باندھے میقات کو عبور کرجانا. احرام باندھتے ہی دایاں کندھا ننگا کرلینا. خاص ڈھب سے بنے ہوئے جوتے کی پابندی کرنا (حالانکہ ٹخنوں کو ننگا رکھتے ہوئے ہر قسم کا جوتا پہنا جاسکتا ہے). احرام باندھ کر بجائے کثرتِ ذکر واستغفار اور تلبیہ کے لہو لعب میں مشغول رہنا. باجماعت نماز ادا کرنے میں سستی کرنا. خواتین کا بغیر محرم یا خاوند کے سفر کرنا. غیر مردوں کے سامنے عورتوں کا پردہ نہ کرنا. حجر اسود کو بوسہ دینے کیلئے مزاحمت کرنا، اور مسلمانوں کو ایذا دینا. دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا. حطیم کے درمیان سے گذرتے ہوئے طواف کرنا. رکن یمانی کو بوسہ دینا یا استلام نہ کرسکنے کی صورت میں اس کی طرف اشارہ کرنا. ہر چکر کیلئے کوئی دعا خاص کرنا. کعبہ کی دیواروں پر بنیتِ تبرک ہاتھ پھیرنا. طواف قدوم کے بعد بھی دایاں کندھا ننگا رکھنا. دورانِ طواف دعائیں پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا. صفا اور مروہ پر قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا. اقامت نماز ہوجانے کے بعد بھی سعی جاری رکھنا. سعی کے سات چکروں کی بجائے چودہ چکر لگانا. سر کے کچھ حصے سے بال کٹوا کر حلال ہوجانا. حدودِ عرفہ سے باہر وقوف کرنا. یہ عقیدہ رکھنا کہ جبلِ رحمہ پر چڑھے بغیر وقوفِ عرفہ مکمل نہیں ہوتا. غروبِ شمس سے پہلے عرفات سے روانہ ہوجانا. مزدلفہ میں پہنچ کر سب سے پہلے مغرب وعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کی بجائے کنکریاں چننے میں لگ جانا. مزدلفہ کی رات کو نوافل پڑھنا. کنکریاں دھونا. سات کنکریاں بجائے ایک ایک کرکے مارنے کے ایک ہی بار دے مارنا. کنکریاں مارنے کے مشروع وقت کا لحاظ نہ کرنا. پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے جمرۃ کو کنکریاں

مارنے کی بجائے ترتیب الٹ کر دینا.چھوٹے اور درمیانے جمرۃ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہ کرنا.قربانی کیلئے جانور کی عمر کا لحاظ نہ کرنا.عیب دار جانور قربان کر دینا. ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گذارنا.۱۲یا۱۳ذوالحج کو کنکریاں مارنے سے پہلے طواف وداع کر لینا.طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں باہر آنا نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کی نیت کر کے مدینہ طیبہ کا سفر کرنا.حجاج کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو سلام بھیجنا.ہر نماز کے بعد روضۂ رسول ﷺ کی طرف چلے جانا یا اس کی طرف رخ کر کے انتہائی ادب سے کھڑے ہو جانا.دعا میں آپ ﷺ کو وسیلہ بنانا.مدینہ طیبہ میں چالیس نمازوں کی پابندی کرنا.

مسنون دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ ، تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا .

ترجمہ:’’اے اللہ! تو یقیناً معاف کرنے والا ہے،اور معافی کو پسند کرتا ہے،لہذا ہمیں معاف فرما‘‘.

(۲)اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

ترجمہ:’’اے اللہ! ہماری مغفرت فرما،اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کی مغفرت فرما،ان میں جو زندہ ہیں ان کی بھی اور جو فوت ہو گئے ہیں ان کی بھی‘‘.

(۳) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ ، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ .

ترجمہ:’’اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں،اور تیری ناراضگی اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں‘‘.

(۴) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى .

ترجمہ:’’اے اللہ! ہم تجھ سے فردوسِ اعلی کا سوال کرتے ہیں‘‘.

(۵) اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ .

ترجمہ:’’اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے پناہ دے‘‘.

(۶) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

ترجمہ:’’اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں ‘‘.

(۷) يَاحَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِيْثُ .

ترجمہ:’’اے زندہ رہنے والے! اور اے قائم رہنے اور رکھنے والے! ہم تیری رحمت کے ساتھ مدد کے طلبگار ہیں‘‘.

(۸) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .

ترجمہ:’’اے اللہ! ہم عذابِ قبر،عذابِ جہنم،زندگی اور موت کے شر اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتے ہیں.

(۹)اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ .

ترجمہ:’’اے اللہ! ہم تیری نعمت کے زوال سے،تیری عافیت کے منتقل ہونے سے،تیری اچانک پکڑ سے،اور تیری تمام ناراضگی سے تیری پناہ چاہتے ہیں‘‘.

(۱۰) رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

ترجمہ:’’اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی دے،اور آخرت میں بھی اچھائی دے،اور ہمیں آتشِ جہنم سے بچا‘‘.

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَارْحَمْنَا ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ .

ترجمہ: ’’اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم پر رحم فرما، تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور انتہائی درگذر کرنے والا ہے‘‘.

(۱۲) اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لَنَا دِيْنَنَا الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِنَا ، وَأَصْلِحْ لَنَا دُنْيَانَا الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشُنَا ، وَأَصْلِحْ لَنَا آخِرَتَنَا الَّتِیْ إِلَيْهَا مَعَادُنَا ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لَّنَا فِیْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لَّنَا مِنْ كُلِّ شَرٍّ

ترجمہ: ’’یا اللہ! ہمارے لئے ہمارے دین کی اصلاح فرما جو کہ ہمارے معاملات کے تحفظ کا ذریعہ ہے، اور ہمارے لئے ہماری دنیا کی بھی اصلاح فرما جس میں ہماری گذران ہے، اور ہمارے لئے ہماری آخرت کی بھی اصلاح فرما جس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے، اور ہماری زندگی کو مزید نیکیوں کا، اور موت کو ہر شر سے حفاظت کا ذریعہ بنا‘‘.

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اشْفِنَا وَاشْفِ مَرْضَانَا وَمَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ .

ترجمہ: ’’اے اللہ! ہمیں اور ہمارے، اور مسلمانوں کے تمام بیماروں کو شفا دے‘‘.

(۱۴) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَعْمَالِنَا خَوَاتِمَهَا .

ترجمہ: ’’اے اللہ! ہمارے بہترین اعمال آخری اعمال بنا‘‘.

(۱۵) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ .

ترجمہ: ’’اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما، تو یقیناً بہت سننے والا اور خوب جاننے والا ہے، اور ہماری توبہ قبول فرما، تو یقیناً بہت توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے‘‘.

بحمد اللہ تعالیٰ